REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء - عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا



روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

یوم :۔ یکشنبہ

فی پرچہ ۱/

| جلد ۳ | ۲۷ تبلیغ ۱۳۲۸ ہش | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ | ۲۷ فروری ۱۹۴۹ء | نمبر ۴۸ |
|---|---|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال گلے اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

### محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

محترم نواب صاحب کو رات خدا تعالیٰ کے فضل سے نیند اچھی آگئی۔ آج دن بھر بھی عام حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

دل کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ البتہ خون کا دباؤ کم ہے۔ احباب جماعت محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں (خاکسار مرزا منور احمد)

# بلوچستان میں مشاورتی کونسل کی تشکیل اور غیر سرکاری مشیر مقرر کرنے کا اعلان

## شاہی دربار میں الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل کی تقریر

سبی ۲۶ فروری آج صبح شاہی دربار میں الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت پاکستان نے بلوچستان کے نظم و نسق کو بہتر طریق سے چلانے نیز صوبے کے مفادات کو نمائندگی دینے کے لئے ایک مشاورتی کونسل بنانے اور چند غیر سرکاری مشیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ مشیر کونسل کے ارکان میں سے لئے جائیں گے۔ اور وہ صوبے کے مختلف محکموں کے سلسلے میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کی مدد کیا کریں گے۔ کونسل کے ارکان اور مشیروں کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے آج شاہی دربار میں تقریر فرمائی۔ دربار میں بلوچستان کے شاہی جرگے کے سردار۔ صوبائی مسلم لیگ کے عہدیدار اور کوئٹہ میونسپلٹی کے ارکان نے شرکت کی۔ گورنر جنرل نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ قائد اعظم نے گذشتہ سال دربار کے موقع پر اعلان کیا تھا۔ کہ وہ ایک مشاورتی کونسل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں صوبہ کے سب مفادات کو نمائندگی حاصل ہو۔

یہ پاکستان کی اور اس سے بہت زیادہ بلوچستان کی بدقسمتی تھی کہ قائد اعظم اپنے خیال کو جامۂ عمل پہنانے سے پہلے رحلت فرما گئے۔

چونکہ مجھے قوم نے قائد اعظم کی جگہ گورنر جنرل منتخب کر کے خاص اعزاز بخشا ہے۔ اسلئے میں باشندگان بلوچستان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس علاقہ کی خوشحالی کے متعلق کچھ کم فکرمند نہیں۔ اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے انتہائی کوشش کروں گا۔ حکومت پاکستان اور میں نے اس ساری اسکیم پر احتیاط کے ساتھ غور کیا ہے اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ مشاورتی کونسل کو گورنر جنرل کے ساتھ وابستہ کرنے کی بجائے جو پایۂ تخت کراچی میں رہتا ہے گورنر جنرل کے ایجنٹ مقیم بلوچستان کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے ہم نے ایک اور قدم آگے بڑھایا ہے اور وہ یہ کہ گورنر جنرل کے ایجنٹ کے لئے غیر سرکاری تنخواہ دار مشیر مقرر کئے جائیں اور ان مشیروں کو بعض اہم قلمدان وزارت سپرد کئے جائیں۔

مشاورتی کونسل ایجنٹ گورنر جنرل اور چیف کمشنر کو نظم و نسق کی عمومی پالیسی سے تعلق رکھنے والے مسائل، ترقی کی اسکیموں، قانون سازی کی تجاویز مالی مسائل (جن میں بجٹ کے تخمینوں کی تجاویز بھی شامل ہیں) نیز عمومی پالیسی کے بارے میں مشورہ دیا کریگی۔ ایجنٹ گورنر جنرل فیصلے کرتے وقت اس مشورے کو مناسب اہمیت دیا کریگا۔ اور جب وہ کسی ایسے مسئلے کے متعلق حکومت پاکستان کو اپنی سفارشیں بھیجے جو کونسل کے سامنے پیش ہو چکا ہے تو مختصراً یہ بھی بتا دیا کریگا۔ کہ کونسل نے کیا مشورہ دیا ہے۔ کونسل کے ممبران میں سے مشیر مقرر کئے جائینگے تاکہ وہ ایجنٹ گورنر جنرل اور چیف کمشنر کو تعلیم، صحت عامہ، زراعت، جنگلات اور مویشیائی کے انتظامات کے سلسلے میں امداد دیں۔

کونسل کے ممبروں اور مشیروں کے ناموں کا اعلان جلد ہی کیا جائیگا۔

حکومت پاکستان نے ایجنٹ گورنر جنرل کو حال ہی ہدایات جاری کی ہیں کہ تمام صوبوں میں وسیع ترین طریق رائے شماری کے ذریعہ میونسپل کمیٹیاں قصبوں کی چھوٹی کمیٹیاں۔ نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ قائم کئے جائیں۔

(باقی صفحہ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

## پاک پارلیمنٹ کا اجلاس

کراچی ۲۰ فروری۔ پاک پارلیمنٹ نے آج کراچی کی حدود میں عصمت فروشی کی ممانعت کا بل منظور کر لیا۔ بل کا اطلاق صرف کراچی کی حدود میں ہوگا اور اس پر فوری طور پر عمل شروع ہو جائیگا

وزیر دفاع نے ایک سوال کے جواب میں کہا حکومت سرکاری ملازمین کی غیر وفاداری کو ہرگز برداشت نہ کرے گی۔ حکومت امید کرتی ہے کہ جن ملازمین کے خاندان پاکستان میں نہیں ہیں۔ وہ جلد اپنے خاندان یہاں لے آئینگے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ سردست پاکستانیوں کے مفاد کی نگرانی کے لئے ہمارا کوئی سفارتی نمائندہ جنوبی افریقہ میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اس سلسلے میں وہاں کی یونین سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔

### مسور کی فصل کے متعلق تخمینہ

لاہور ۲۶ فروری۔ مغربی پنجاب میں فصل مسور کے متعلق آخری تخمینہ ۱۷ فروری ۱۹۴۹ء کو شائع ہوا تھا۔ جس میں اس فصل کا اصل رقبہ ۱۵۸۰۰ ایکڑ بتایا گیا تھا۔ دراصل یہ رقبہ ۱۵۸۸۰۰ ایکڑ ہے۔

## انڈونیشین لیڈروں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائیگا

ہیگ ۲۶ فروری۔ حکومت ہالینڈ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ حکومت نے انڈونیشیا کے جمہوری لیڈروں کو فوراً غیر مشروط طور پر رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان لیڈروں میں جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو بھی شامل ہوں گے۔ ان لیڈروں کو گذشتہ دسمبر میں نظر بند کر دیا گیا تھا جبکہ ڈچ فوجیں جمہوری حکومت کی حدود میں داخل ہو گئی تھیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ کی حکومت یکم جولائی ۱۹۵۰ء سے بہت قبل نمائندہ وفاقی حکومت کے اختیارات منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں ۱۲ مارچ کو ہیگ میں ایک گول میز کانفرنس بھی بلائی جا رہی ہے

### خون دینے والوں کے لئے بیج

لاہور ۲۶ فروری۔ مغربی پنجاب کی سنٹرل بلڈ سروس واقعہ بہاولپور بلاک (میڈیکل کالج لاہور) نے خون کا عطیہ دینے والوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیج منگوائے ہیں۔ یہ نشان دھات کا بنا ہوا ہے جس پر سبز ہلال کے اوپر بلڈ ڈونر سروس مغربی پنجاب کے الفاظ کندہ ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایک سرخ صلیب پر عطیہ دینے والوں کے گروپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ خون دینے والے درج رجسٹر افراد کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے بیج حاصل کر لیں۔

### جاپان کا سستا سوتی مال

کیپ ٹاؤن ۲۶ فروری۔ مانچسٹر کے روئی کی صنعت کے کارخانہ کے منیجنگ ڈائرکٹر نے بیان کیا کہ مقامی تجارت کیلئے جاپان کی سوتی اشیاء اتنی کثیر مقدار میں درآمد کیجا رہی ہیں۔ اور انکی قیمت اسقدر کم ہے کہ دوسرے صنعتکار انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (اسٹار)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید صاحب بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

# رفتار عالم

## ہفتہ بھر کے اہم سیاسی واقعات پر ایک نظر

(خورشید احمد)

### پاکستان

(۱) مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے آل پاکستان لیگ کونسل کے اجلاس میں ایک تقریر کرتے ہوئے قیام پاکستان سے لے کر اب تک کی اس کارگذاری کا مفصل ذکر کیا جو انتہائی مایوس کن حالات کے باوجود حکومت پاکستان نے سرانجام دی۔ آپ نے دفاع۔ مہاجرین کی آباد کاری۔ خارجہ پالیسی۔ تعلیمی اقتصادی اور صنعتی ترقی۔ ریلوے ہوا بازی۔ خوراک اور ملک کا آئندہ آئین غرض تمام اہم ملکی مسائل کا الگ الگ ذکر کیا اور بتایا کہ قیام پاکستان کے وقت ہماری کیا حالت تھی اور اس وقت تک ہم نے کیا کچھ کیا ہے اور آئندہ کے متعلق ہمارے کیا عزائم ہیں

آپ نے اس امر پر زور دیا کہ استحکام پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ مسلم لیگ کی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے اور اسے پارٹی بازی سے پاک رکھا جائے۔

۲۔ آل پاکستان مسلم لیگ کونسل نے متفقہ طور پر چوہدری خلیق الزمان کو آئندہ سال کے لئے اپنا صدر منتخب کر لیا کونسل نے اپنے سہ روزہ اجلاس میں متعدد قرار دادیں پاس کیں ایک قرار داد میں ملک کے موجودہ بندوبست اراضی میں اسلامی قوانین کی روشنی میں مناسب ترمیمیں کرنے کا مطالبہ کیا گیا ایک اور قرار داد میں تقسیم کشمیر کی تجویز کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل یہی ہے کہ وہاں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائی جائے۔

۳۔ اسلامی ممالک کی جو کانفرنس انجمن اخوت المسلمین کے زیر اہتمام کراچی میں ہوئی اس میں اکثر اسلامی ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مقررین نے خاص طور پر اس امر پر زور دیا کہ اسلامی ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ گہرے تعلقات ہونے چاہئیں۔ اور اس غرض سے آئندہ بھی اسلامی ممالک کی کانفرنسیں ہوتی رہنی چاہئیں۔

کانفرنس میں فلسطین انڈونیشیا۔ شمالی افریقہ کشمیر۔ حیدر آباد اور ہندوستان سے متعلق قراردادیں پاس کی گئیں۔ جن میں وہاں کے مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور ان کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا

۴۔ سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو لبنو مائٹ مشین کے مشہور کیس کے سلسلے میں سپیشل مجسٹریٹ نے دو سال قید محض اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ آپ کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۰۹ و ۴۱۱ کے ماتحت مجرمانہ خیانت کرنے اور چوری کا مال قبضہ میں رکھنے کے جرم میں یہ سزا دی گئی۔ آپ کو چیف کورٹ میں اپیل کرنے تک عدالت میں حاضر رہنے کا حکم دیا گیا۔ بعد میں دس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

۵۔ گورنر مغربی پنجاب نے آئندہ انتخابات کے متعلق جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے رائے دہندگی کے معیار اور انتخابی حلقوں کی تشکیل کے متعلق ۲۴ نکات کا ایک سوال نامہ جاری کیا ہے اور عوام سے اپیل کی ہے کہ مجوزہ سوالوں کے جواب کمیٹی کو ارسال کر دیں کمیٹی ان جوابات کی روشنی میں انتخابات سے متعلقہ امور کا قطعی فیصلہ کرے گی۔

### ہندوستان

۱۔ سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس پابندی کی خلاف ورزی کرنا چاہی تھی جو حکومت نے ان کے دہلی میں داخلہ پر عائد کی ہوئی تھی۔ ماسٹر تارا سنگھ اکالی دل کی جنرل کونسل کے اجلاس میں صدارت کرنے کے لئے دہلی جا رہے تھے۔ مشرقی پنجاب کے اکثر شہروں میں اس گرفتاری کے خلاف سکھوں نے ہڑتالیں کیں اور مظاہرے کئے ہیں۔ بعض مقامات پر پولیس کو اشک آور گیس کے ذریعے مظاہرین کو منتشر کرنا پڑا۔ دہلی اور مشرقی پنجاب میں بہت سے دیگر اکالی لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سکھوں نے ۲ مارچ کو ان گرفتاریوں کے خلاف یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا ہے

۲۔ سکھوں کے علاوہ کمیونسٹوں کی سرگرمیاں بھی انڈین یونین کے لئے دردسر کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ کمیونسٹوں کے زیر اثر مختلف محکموں میں ہڑتالیں ہو رہی ہیں اور حکومت ان کو ناکام کرنے کی کوشش میں ہے۔ انڈین پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے ایک بل پیش کیا گیا ہے۔ جس میں بعض محکموں کے ملازمین کے لئے ہڑتال میں حصہ لینا قانوناً منع کر دیا گیا ہے کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

حکومت کمیونسٹوں کو دھڑا دھڑ گرفتار کر رہی ہے۔ چنانچہ گذشتہ چند دنوں میں ایک ہزار کمیونسٹ گرفتار ہو چکے ہیں۔

۳۔ ہندوستان اور پاکستان کے ہمسایہ ملک برما میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے جو حالت پیدا ہو گئی ہے۔ حکومت ہند نے اس پر غور کرنے کے لئے چار حکومتوں کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔ پاکستان آسٹریلیا اور لنکا کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔

### دنیائے عرب

۱۔ ایک لمبے عرصہ سے مصر اور یہودی حکومت کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی اس کے نتیجہ میں ایک معاہدہ طے ہو گیا ہے جس پر فریقین نے دستخط ثبت کر دیئے معاہدہ کے مطابق بعض علاقوں کو عارضی طور پر اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دیا جائے گا۔ جنگی قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے گا اور فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف فوجی کارروائی نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے

یہ امر واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین کے مستقل حل کے متعلق فریقین کے دعاوی پہ اس کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔

امید کی جاتی ہے کہ اب چند دنوں میں یہودی حکومت کی مشرق اردن کے ساتھ بھی گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

۲۔ مصر اور برطانیہ کے اختلافات کو ختم کرنے کی کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ گو ابھی باقاعدہ طور پر گفت و شنید شروع نہیں ہوئی۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ مصری سفیر مقیم لندن کی کوششوں کے نتیجہ میں اختلاف کم ہو رہے ہیں اور جلد ہی کوئی نہ کوئی تصفیہ ہو جائے گا یہ اختلافات زیادہ تر سوڈان اور نہر سویز کے مستقبل سے تعلق رکھتے ہیں۔

### برما

۱۔ کیرن قبائل اور کمیونسٹوں کی بغاوت نے نازک صورت پیدا کر دی ہے۔ کئی ایک اہم مقامات پر کمیونسٹ قابض ہو چکے ہیں۔ اور ہر جگہ سرکاری فوجوں سے ٹکرا رہے ہیں۔

اس خانہ جنگی کی وجہ سے برما کی اقتصادی حالت بھی ابتر ہو رہی ہے اور برما کے ہمسایہ ملک میں بھی تشویش پیدا ہو رہی ہے

۲۔ حکومت برما نے پانچ سو ہندوستانی و پاکستانی باشندوں کو اس الزام میں ملازمت سے برطرف کر دیا ہے کہ انہوں نے حکومت کی ہدایت کے مطابق معینہ تاریخ کو کام شروع نہیں کیا۔

### یورپ

(۲) اقوام متحدہ کے محکمہ اقتصادیات نے ایک رپورٹ میں اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۹ء اقتصادیات کے لحاظ سے دنیا کے لئے روشن تر سال ہوگا۔ ۱۹۴۸ء میں دنیا بھر میں عمدہ فصل ہونے کی وجہ سے اس سال غذائی حالت قدرے بہتر ہو جائے گی اور اس کی وجہ سے افراط زر کا دباؤ کم ہو جائے گا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سال فیکٹریوں کمپنیوں اور کانوں وغیرہ سے جو سامان فراہم ہوا اسکی مقدار ۱۹۴۷ء سے بہت زیادہ ہے

(۲) جب سے روس نے ناروے سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ معاہدہ اوقیانوس کے متعلق اپنے رویہ کی وضاحت کرے۔ سرخ فوج کی کافی کمک فن لینڈ کی سرحد پر پہنچ چکی ہے۔ اور اس کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔

فن لینڈ اور سویڈن میں اس خطرہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ناروے پر سے برطانوی اور امریکی اثر دور کرنے کے بجائے روس شاید فن لینڈ پر قبضہ کرے۔

---

## بقیہ صفحہ (۳)

آپ کو مسلمان کہتے تھے۔ ایک سٹیج پر جمع ہو گئے تھے سوا آپ کے — خدا جانے آپ کس قسم کے مسلمان کہلاتے ہیں۔ احراری؟ تو عرض ہے کہ سوا احراری کہلانے والے مسلمانوں کے سب نے ایک محاذ بنا لیا تھا۔ تب پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ اور احراری فرقے کے ایڑھی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود معرض وجود میں پاکستان آگیا ہے۔ مگر پاکستان کو صرف معرض وجود میں لانے سے وہ عظیم خطرہ ان لوگوں کا قطعاً دور نہیں ہوا۔ جو مختلف امتیازی ناموں سے مسلمان کہلاتے ہیں۔ یہ خطرہ عظیم تمام ان لوگوں کو بحیثیت مجموعی لگا ہوا ہے۔ جن کو دوسری اقوام مسلمان سمجھتی ہیں اور ان تمام لوگوں کو ایک ہی چکی میں پیس دینا چاہتی ہیں۔ یہ ہے خطرہ۔ ان کے لئے بھی جو امریکہ۔ انگلستان۔ فرانس سوئٹزرلینڈ افریقہ ایشیا کے ممالک میں پھیلا دیئے گئے اور دن تک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نصب کرنے کے لئے جاتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو گھروں ہی میں بیٹھے ہوئے کرسیوں پر نعرے لگاتے ہیں کہ ہم اسکو بھی مسلمانوں میں سے نکال دیں گے اور اسکو بھی۔ اسکو بھی اقلیت قرار دلا دیں گے اور اسکو بھی۔

حالانکہ اگر اس قومی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے جس نقطۂ نظر سے پاکستان کا معرض وجود میں آنا ممکن ہوا ہے تو یہ آخری لوگ جو محض کرسیوں پر بیٹھ کر دوسروں کو گردن زدنی ثابت کرنا چاہتے ہیں زیادہ اسبات کے مستحق ہیں کہ ان کو پاکستان میں اقلیت قرار دیا جائے کیونکہ خواہ وہ کتنے ہی رنگ کیوں نہ بدلیں ان کا اندرونہ ایک ہی گہرے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ جس کو کسی پانی سے دھویا نہیں جا سکتا۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ ایسا ہو۔

روزنامہ الفضل
۲۷ فروری ۱۹۴۹ء



# کیا ہر نبی کے نام پر جُدا قوم بنتی ہے؟

آزاد کے مدیر محترم اپنے ایک افتتاحیہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قومیں نبیوں سے بنتی ہیں۔ حضرت موسیٰ کی قوم یہود کہلائی حضرت عیسیٰ کی قوم عیسائی کہلائی۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ کی قوم مسلمان کہلائی اور اب اگر مرزا قادیانی بھی نبی ہے۔ تو اس کی قوم مرزائی یا احمدی کہلائی۔ لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جس طرح یہود عیسائیوں سے مختلف قوم ہے۔ اور مختلف دین کی حامل جس طرح عیسائی مسلمانوں سے مختلف دین کے علمبردار ہیں اسی طرح مرزائی مسلمانوں سے مختلف قوم اور دین کے پیروکار ہیں"

آپ اس عجیب وغریب دلیل سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ خواہ احمدی قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں اور لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہی ان کا کلمہ کیوں نہ ہو۔ لیکن چونکہ ان کا اعتقاد ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو آپ ہی کی آوردہ شریعت کو از سر نو قائم اور آپ ہی کے دین کو کل ادیان پر غالب کرے گا۔ اس لئے وہ ایک الگ قوم ہے اور مسلمان نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو نبی مانا ہے اور قوم صرف نبی سے بنتی ہے۔ یہ دلیل اتنی کمزور ہے کہ اگر مدیر محترم لکھتے وقت ذرا سوچنے کی فرصت اپنے دماغ کو دیتے۔ تو یقیناً اس کی نامعقولیت ان کے ذہن پر بھی آئینہ ہو جاتی۔ مگر مشکل تو یہ ہے کہ جب اشہب قلم ایک بار چھٹ پڑے تو پھر یہ عالم ہو جاتا ہے کہ ؎

نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

ایسی دھاندلی میں کہ الفاظ بندوق کی گولی کی طرح نوک قلم سے فائر ہو رہے ہوں۔ غور وفکر کی دخل اندازی مداخلت بیجا سے زیادہ حیثیت نہیں رکھ سکتی۔ مدیر محترم اگر غور فرماتے۔ تو یہ حقیقت ان پر واضح ہو جاتا آسان تھی۔ کہ یہودی قوم اس لئے یہودی نہیں کہلاتی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتی ہے۔ ہم یہاں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے کہ یہودیوں کا نام یہودی کیوں پڑ گیا ہے۔ اور از روئے تاریخ انہوں نے یہ نام کب اختیار کیا۔ بلکہ اس وقت صرف یہی دیکھنا ہے کہ اگر محض نبیوں کی وجہ سے کوئی قوم الگ قوم کہلاتی ہے تو پھر مدیر محترم کو یہ بتانا پڑے گا کہ جو انبیاء علیہم السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یا بعد بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے ان کی قومیں کہاں ہیں حضرت ہارون علیہ السلام کی قوم کہاں ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قوم کہاں ہے اور باقی تمام بنی اسرائیلی نبیوں کی قومیں کہاں ہیں۔ اور ان کے کیا کیا نام ہیں۔ حالانکہ خود یہودی بھی ان تمام انبیاء علیہم السلام کو سچا نبی مانتے تھے۔ اور ان پر بھی ان کا ایمان تھا۔ ہم آپ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام یا حضرت یعقوب علیہ السلام یا حضرت یوسف علیہ السلام کی قوموں کا نام نہیں پوچھتے کیونکہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی قومیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد نابود ہوگئیں یہاں ہم ایک اور مغالطہ کا بھی ازالہ کر دینا چاہتے ہیں جس میں شاید آپ پڑیں۔ اور اس کو سہارے کا تنکا بنانے کی کوشش کی جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ شاید کہا جائے۔ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی قوم کا نام بنی اسرائیل ہے اور اس کا قرآن کریم میں ذکر ہے سو ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل اور یہود ایک ہی قوم ہے۔ اور قرآن کریم میں ایک ہی قوموں کو دونوں ناموں سے خطاب کیا گیا ہے۔ اس لئے اس مغالطہ سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ایمان لانے والے سب یہودی کہلا سکتے ہیں۔ تو پھر مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والا مسلمان کیوں نہیں کہلا سکتا۔

مدیر محترم کو یہاں ایک اور مغالطہ بھی پڑ سکتا ہے۔ اور وہ کہنے کو کہہ سکتے ہیں کہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم عیسائی کیوں کہلاتی ہے۔ سو اس کے لئے عرض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی قرآن کریم کے مطابق بنی اسرائیلی نبی ہی ہیں۔ اور لامحالہ ان کی قوم بھی بنی اسرائیل ہی تھے۔ موجودہ عیسائیوں کا خیالی یسوع مسیح خدا کا نبی نہیں بلکہ عیسائیوں کے نزدیک خود خدا یا خدا کا بیٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قل ھو اللہ احد ۔ لم یلد ولم یولد

اور ظاہر ہے کہ ایک غیر نبی کہلانے والے کی مثال یہاں درست نہیں ہے۔ آپ کا تو یہی دعویٰ ہے کہ "یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قومیں نبیوں سے بنتی ہیں" اس لئے عیسائیوں کے خود ساختہ عیسیٰ یا یسوع مسیح کے نام پر جو قوم عیسائی کہلاتی ہے۔ وہ اس لئے نہیں کہلاتی کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے۔ بلکہ اس لئے کہلاتی ہے کہ عیسائیوں نے ان کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا لیا ہے۔ پھر اپنے نظریہ کے عکس پر بھی غور فرمائیں۔ اور بتائیں کہ کافروں کی قومیں ان کے کن انبیاء کے نام پر قومیں کہلاتی ہیں۔ جن پر وہ ایمان رکھتی ہیں۔ قرآن کریم میں قوم الکافرین کا لفظ آتا ہے۔ بتائیں کہ قوم الکافرین کسی نبی کے نام پر بنی ہے۔ بلکہ شاید آپ تفتیش اور تجسس سے کام لیں تو معلوم ہوگا۔ کہ مومنوں کے لئے قرآن کریم میں قوم کا لفظ استعمال ہی نہیں ہوا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قومیں نبیوں سے نہیں بنتیں۔ بلکہ دیگر مختلف طریقوں اور وجوہات سے بنتی ہیں۔ جن کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

پھر اگر آپ قرآن کریم پر غور فرماتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مختلف انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والے مسلمان ہی کہلاتے آئے ہیں اور حضرت ابراہیم بھی انا اول المسلمین ہی اپنے آپ کو فرماتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اب معاصر آزاد کے مدیر محترم پر واضح ہو گیا ہوگا کہ ان کا نظریہ کتنا غلط کتنا واقعات کے خلاف اور قرآن کریم کے نظریہ کے کتنا متضاد ہے۔

رہی یہ بات کہ پھر احمدی احمدی کیوں کہلاتے ہیں۔ ان کو مدیر آزاد ایسی ذہنیت رکھنے والے لوگ چڑانے کے لئے مرزائی کیوں کہتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں کہ احمدی اپنے آپ کو احمدی کیوں کہتے ہیں۔ عرض ہے کہ جس طرح حنفی اپنے آپ کو حنفی اور اہل حدیث اپنے آپ کو اہل حدیث اثنا عشری شیعہ اپنے آپ کو اثنا عشری یا مسلمانوں کے دیگر فرقے حنبلی۔ مالکی وغیرہم جدا جدا نام رکھتے اور سب کے سب اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح احمدی بھی اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں۔ جیسے بنی اسرائیل یا یہود کے مختلف فرقے بنی اسرائیل یا یہود ہی تھے۔ اسی طرح حنفی۔ اہل حدیث۔ اثنا عشری۔ احمدی سب مسلمانوں کے فرقے ہیں۔ جس طرح انسانوں کے مختلف نام ہوتے ہیں جس طرح مقاموں کے مختلف نام ہوتے اور جس غرض یعنی ایک دوسرے سے شناخت کے لئے نام رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح احمدی بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ تاکہ آپ جیسے آزاد لوگوں سے ان کی شناخت ہو جائے۔

ہمیں معلوم ہے کہ آپ یہاں کفر و اسلام کا جھگڑا ایش کرینگے کیونکہ آپ تو صرف جھگڑا چاہتے ہیں۔ آج احمدیوں کے کفر و اسلام کا جھگڑا برپا کر رہے ہیں۔ تو کل مدح صحابہ کو لے بیٹھینگے کیونکہ آپ کا تو راز حیات ہی بقول غالب یہی ہے کہ ؎

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

اچھا کفر و اسلام ہی کو لے لیجئے۔ فرمایئے کیا سنیوں کے نزدیک شیعہ اور شیعوں کے نزدیک سنی مسلمان ہیں؟ یا کیا وہابیوں کے نزدیک حنفی اور حنفیوں کے نزدیک وہابی مسلمان ہیں؟ باقی فرقوں کا بھی اس پر قصور فرمالیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ کس کس کے کفر و اسلام کا قضیہ نپٹائیں گے۔ اور پھر اگر یہ سلسلہ چل پڑا۔ تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ آپ کی مسلمان قوم جس سے آپ احمدیوں کو کاٹنا چاہتے ہیں۔ کہاں جائے گی۔ اور اکثریت آپ کس کا نام رکھیں گے۔ بیشک آپ جواب میں یہی فرمائیں گے۔ کہ آج شیعوں اور سنیوں۔ وہابیوں اور حنفیوں کا قضیۂ کفر و اسلام اور نوعیت رکھتا ہے۔ لیکن احمدیوں کا اور نوعیت رکھتا ہے۔ کیونکہ آپ اس جوش میں یہ بھول جائیں گے۔ کہ آپ کفر و اسلام کے مدارج متعین فرما رہے ہیں۔ اور بھول جائیں گے کہ یہ بات ایسی ہے۔ جو احمدی لوگ بھی کہا کرتے ہیں۔ غرض ہے کہ جب آپ کفر و اسلام کے مدارج کی حقیقت تسلیم کر لیتے ہیں۔ تو پھر آپ کا احمدیوں پر اعتراض کرنا کس طرح واجب ہے آپ تو ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ لگا سکتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچا ہو یا مونچھیں کسی اور قسم کی تراشی ہوئی ہوں۔ یا والضالین کی ض کا مختلف تلفظ کرتا ہو تو آپ کو تو حق ہے کہ فوراً اس کے کفر کا فتویٰ دے دیں اور اس کو اسی دنیا میں نار جہنم کا مزہ چکھا دیں۔ لیکن جب احمدیوں کا معاملہ ہو تو ہنگامہ آرائیوں اور تقریروں پر اتر آتیں اور ان کے خلاف گالیاں ہی گالیاں استعمال کرنا شروع کر دیں۔ اور اشتعال انگیزی کی طرح ڈال دیں۔ آپ کہیں گے کہ ذرا ذرا سی بات پر مسلمانوں کی تکفیر کو ہم نہیں مانتے۔ آپ نہ مانیں۔ لیکن ملنے والے تو وہی ہیں۔ جن کی اکثریت سے آپ ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے تو قبروں کو پوجنے والے بھی آپ ہی کے ساتھ ہیں۔ بیچارے احمدی تو اکیلے ہی رہ جاتے ہیں۔ خواہ وہ زمین کے کناروں تک ہی توحید کا جھنڈا کیوں نہ لہراتے پھریں۔ کیونکہ ان کا قضیۂ کفر و اسلام قبر پرستوں کے قضیۂ کفر و اسلام سے ذرا اور نوعیت کا ہے۔ اس لئے وہ آپ کے معتوب ہیں۔

باقی رہا جنازہ۔ نماز۔ شادی بیاہ وغیرہ تو ذرا شیعہ مجتہدین اور سنی مفتیان دین کے فتاویٰ کا مطالعہ فرمائیں مطالعہ کیا فرمائیں۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ اگر گلہ ہے تو صرف احمدیوں سے۔ کون ہے جس نے ایسی مساجد نہیں دیکھیں۔ جس میں نمایاں طور پر بورڈ لگا ہوتا ہے۔ کہ یہاں صرف احناف کے طریقے پر نماز پڑھنی ہوگی۔ ذرا سوچیئے کہ امامت تو بڑی بات ہے۔ یہاں تو دوسرے کے طریق نماز پر بھی اطمینان نہیں یہ کیا ہے؟ کیا ایک مسلمان جو اپنی مسجد میں ایسا بورڈ لگواتا ہے۔ اور اس کو ضروری سمجھتا ہے وہ اپنی لڑکی یا لڑکے کا نکاح کسی ایسے سے کرے گا یا کرتا ہے جس کا طریق نماز ہی ایسا ہے کہ وہ مسجد ہی کو ناپاک کر دیتا ہے کیا آپ نے لاہور ہی کی ایک تاریخی مسجد میں اس مفہوم کا بورڈ نہیں دیکھا؟

"اس مسجد میں کوئی وہابی۔ نیچری۔ رافضی۔ چکڑالوی۔ مرزائی وغیرہ داخل ہونے کی کوشش نہ کرے۔ اگر داخل ہوا اور پتہ لگ گیا تو نتائج کی ذمہ داری اس پر ہوگی"

یہ ہم نے صرف مفہوم دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ ایسے لوگوں کو مسلمانوں کے سواد اعظم میں سمجھتے ہیں یا نہیں۔ جو اس طرح کی بنیادی فرقہ بندی رکھتے ہیں۔

اس وقت تمام ان اقوام پر مشترکہ مصیبت آئی ہوئی ہے۔ جو مسلمان کہلاتی ہیں۔ خواہ آپ ان کو اولاً ان کے نام پر تقسیم کریں یا مذہبی اختلافات کی بنا پر۔ سب پر مشترکہ مصیبت ہے۔ پاکستان کا معرض وجود میں آنا ممکن ہی اس لئے ہوا ہے۔ کہ بلاتفریق اختلافات کے خواہ اختلافات کے مختلف مدارج ہی کیوں نہ ہوں سب وہ لوگ جو اپنے

(بقیہ دیکھو صفحہ ۲)

# آخری زمانے میں اسلام کی فتح اور کامیابی کی پیشگوئی

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

(۱) بیسیوں پیشگوئیاں ہیں جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ جو اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسا کہ سورہ کہف کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم میں آخری زمانہ میں عیسائیوں کے غلبہ کی بھی خبر دی گئی ہے۔ دنیا میں ان کے پھیل جانے کی بھی خبر دی گئی ہے۔ ان کی سمندری طاقت کی بھی خبر دی گئی ہے۔ ان کی باہمی لڑائیوں کی بھی خبر دی گئی ہے۔ اور آخر میں اسلام کی فتح اور کامیابی کی بھی خبر دی گئی ہے باقی سب پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اب اسلام کی فتح کی پیشگوئی پوری ہونی باقی ہے۔ یورپ کا عیسائی یا یورپ کا دہریہ اسلام کی کمزور حالت کو دیکھکر ہنستا ہے تو بے شک ہنستا رہے مگر جس خدا نے وہ پیشگوئیاں پوری کی ہیں وہی خدا یہ آخری پیشگوئی بھی ضرور پوری کر کے چھوڑے گا۔

اسلام کی فتح کے دن قریب آ رہے ہیں تمام تاریکیوں اور تمام ظلمتوں میں سے میں اسلام کے سورج کو جھانکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی فوجیں آسمان سے اتر رہی ہیں بے شک شیطانی فوجوں کا اسوقت دنیا پر غلبہ ہے۔ لیکن وہ دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔ جب خدا کی فوجیں شیطان کی فوجوں کو شکست دے دیں گی۔ جب خدا کی توحید دنیا میں پھر قائم ہوگی۔ جب پھر دنیا یہ تسلیم کرے گی کہ قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو خدا اور بندے میں صلح کراتی ہے۔ اور خدا کی بادشاہت کو اس دنیا میں قائم کرتی ہے اور بنی نوع انسان میں انصاف اور عدل کو قائم کرتی ہے۔ (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۲۰۴-۲۰۵)

(۲) دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں۔ لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے۔ ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی۔ پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی اور باوجود اسکے کہ دنیا کی حالت اس قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے

اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی۔ ایسی طرح کہ پھر اس کی جڑوں کا ہلانا انسان کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ اس شیطان کے برباد کردہ دنیا کے جنگل میں خدا نے پھر ایک بیج بویا ہے میں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا ترقی کرے گا۔ پھیلے گا اور پھیلے گا اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں۔ جن کے دلوں کے مخفی گوشوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے وہ ایک دن اپنی مادی خوابوں سے بیدار ہوں گی اور بے تاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کے لئے دوڑیں گی تب اس دنیا کے فساد دور ہو جائیں گے۔ اس کی تکلیفیں مٹا دی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت پھر اس دنیا میں قائم کر دی جائے گی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے لئے سب سے قیمتی متاع قرار پائے گی۔ اور دنیا کی یہ تبدیلی فساد اور بدامنی کے دور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کا فساد اور بدامنی دور کی جا سکتی ہے۔ اس کے سوا سب کوششیں بیکار جائیں گی۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۳۲۴)

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## سچی شجاعت اور ہمت ایمانی قوت کیساتھ وابستہ ہے

خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا۔ مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن طیار ہو جانا ایمانی تحریک سے ہی ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے۔ جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جو ان کو امید دلاتی تھی کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی۔ جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا۔ اور اس راہ میں مر جانا ان کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ انہوں نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر وہ ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے اور جسکو ناتواں اور بےکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعے ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اسکو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہ کی نہ تھکی نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوت ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر کھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱ تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۰ء)

---



---

## الصدقۃ تطفیٔ غضب الرب

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ صدقہ رد بلا کے لئے مفید ہوتا ہے اور اسلام آفات اور مصائب کے وقت صدقہ کرنے کی متواتر تحریک کرتا ہے۔ صحابہ کرام کا اس پر ایسا عمل تھا کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ رقم بطور صدقہ دیتے رہنے کی ضرور عادت ڈالے۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کی طرف جاتا اور بوجھ لادتا تو جب مزدوری میں ایک مد (غلہ وغیرہ کا) مل جاتا اسی کو صدقہ میں دے دیتا مگر افسوس ہے۔ مسلمانوں کا اس پر بھی بہت کم عمل رہ گیا ہے۔

صدقہ میں وہ تمام اخراجات شامل ہیں جو رد بلا کی غرض سے اور مصیبت کے وقت میں یا مصیبتوں کو دور رکھنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ بڑی رقم ہی صدقہ میں دی جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں اس وقت میرے پاس ایک چھوہارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی چھوہارہ اسے دیدیا"

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو صحابہ کرام کے نمونہ کو اپنا مسلک بنا لیں۔

(نظارت بیت المال)

---

## آج یوم التبلیغ ہے

ہر بالغ احمدی کا فرض ہے کہ آج کے دن (۲۷ فروری ۱۹۴۹ء) اپنے ضروری کاموں کا حرج کر کے بھی رخصت کرے اور تمام دن تبلیغ احمدیت کے لئے وقف کرے۔ سوائے طبعی حاجات پوری کرنے کے دوسرا کام نہ کرے۔

سیکرٹریان تبلیغ امراء جماعتہائے سے استدعا ہے کہ وہ اپنی زیر نگرانی وفود تبلیغی بھجوائیں۔ اور رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

---

## دو مجاہدین کیلئے دعا کی درخواست

۱۔ چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مبلغ گولڈکوسٹ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے صحتیابی فرمائیں۔

۲۔ مولوی بشارت احمد صاحب نسیم جو گولڈکوسٹ سے پاکستان واپس آ رہے ہیں۔ سوڈان تک پہنچ چکے ہیں۔ احباب ان کے باخیر و عافیت یہاں پہنچنے کے لئے دعا فرما دیں۔

(وکیل التبشیر)

---

# نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

## مکہ معظمہ سے گولڈ کوسٹ کے احمدی حجاج کی واپسی

(رپورٹ ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۴۸ء)

از مکرم نور محمد نسیم صاحب سیفی امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا۔

ایام زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغ کے علاوہ پبلک لیکچروں تقسیم لٹریچر اور وسیع دوروں کے ذریعے ہزارہا بندگان خدا تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ ایک مسلم کانفرنس میں ہمارے مبلغین کی شرکت نہایت اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔ علاقے کے حکمران نے اعزاز کے طور پر ہمارے وفد کو خود اپنے ہاں مہمان ٹھہرایا۔ اور وہاں کے اخبارات میں احمدیت کا نمایاں طور پر چرچا ہوا۔ اس عرصہ میں گولڈ کوسٹ کے احمدی حجاج دو قافلوں کی صورت میں مکہ معظمہ سے واپس تشریف لائے اور ایک استقبالیہ جلسہ میں ان خوش نصیب حجاج کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے خوش آمدید کہا گیا۔ اس کے علاوہ ایام زیر رپورٹ میں نائیجیریا کے مختلف علاقوں کے چار حکمران لیگوس آئے اور ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے ان سے ملاقات کر کے ان تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ایک اور معزز افریقن احمدیت سے بے حد متاثر ہیں اور اپنی دلی عقیدت کا ان الفاظ میں پہلے دلی اظہار کر چکے ہیں کہ "احمدیت وہ اصل اسلام ہے جس سے میں اپنی زندگی میں حقیقی رہنمائی حاصل کرتا ہوں"۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (ادارہ)

### شمالی علاقے کا تبلیغی دورہ

عرصہ زیر رپورٹ (ماہ نومبر و دسمبر) میں جناب قریشی محمد افضل صاحب نے شمالی علاقہ میں وسیع تبلیغی دورہ کیا۔ جس کے دوران میں زاریہ و مضافات، کانو شہر اور کٹسینہ (Katsina) میں وسیع پیمانے پر تبلیغ کی۔ ان دوروں کا سفر تقریباً پانچسو میل کی مسافت پر مشتمل تھا۔

زاریہ اور کٹسینہ شہر میں تین پبلک لیکچر دیئے جن میں حاضرین کی تعداد اندازاً چارسو پچیس تھی۔ ان تقاریر کے علاوہ انفرادی تبلیغ کے ذریعہ پانچ سو افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

### اِفے میں تبلیغ و تربیت

جناب صوفی احمد شاہ صاحب عرصہ زیر رپورٹ میں صبح کو کبھی کبھی اور عصر کے بعد روزانہ انفرادی تبلیغ کے لئے جاتے رہے اور زبانی تبلیغ کے علاوہ متعدد تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے بعض عیسائی اصحاب گھر پر مذہبی گفتگو کے لئے آتے۔ جماعت کی اصلاح کے لئے مختلف مواقع پر پند و نصائح کیں۔ دو چیفس سے ملاقات ہوئی جن کو زبانی تبلیغ کے علاوہ تبلیغی ٹریکٹ بھی دیئے گئے۔ پانچ خطبے پڑھے جن میں جماعت کو اپنی اصلاح کرتے ہوئے آئندہ ترقیات کی تیاری کرنے کی تلقین کی۔ شہر کے مختلف حصوں میں چھ عدد تبلیغی لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں میں مسلمان اور عیسائی اصحاب کثرت سے شامل ہوئے اور بیان کردہ مضامین کو انہوں نے شوق سے سنا اور اپنے شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے سوالات بھی کئے گئے۔ ایک پبلک لیکچر لائبریری میں دیا گیا جس میں سکول اور کالج کے طلباء اور اساتذہ بھی شامل ہوئے۔

### جماعت احمدیہ لیگوس

لیگوس کی جماعت میں تعلیمی و تربیتی پروگرام کے سلسلہ میں شاہ صاحب کے اِفے جانے کے بعد چند روز تک ان کے پروگرام کو جاری رکھتے ہوئے احباب جماعت سے فجر کی نماز کے بعد سادہ قرآن کریم سنا۔ اس کے بعد اس پروگرام کو حقیقۃ الوحی کے درس کے پروگرام میں تبدیل کر دیا گیا اور مغرب کے بعد ترجمۃ القرآن (انگریزی) کے دیباچہ کا درس دیا جاتا رہا۔ لیکن اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ صبح کی نماز میں حاضری مغرب کی نماز کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ ترجمۃ القرآن کا دیباچہ صبح کے وقت پڑھنا شروع کر دیا۔ اور حقیقۃ الوحی کا درس مغرب کے بعد دیا جانے لگا۔ اس عرصہ میں منہاج الطالبین کے بعض حصص بھی پڑھ کر سنائے گئے اور گاہے گاہے مغرب کی نماز کے بعد جماعت کے دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔

دو اصحاب کو عشاء کی نماز کے بعد عربی پڑھنے آتے دو غیر احمدی نوجوان قرآن کریم کا ترجمہ پڑھتے رہے۔ لیگوس کے مختلف حصوں میں تین پبلک لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں کے متعلق ہمارا طریق یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد مقررہ جگہ پر سٹیج لگا کر اور حاضرین کے بیٹھنے کے لئے بنچوں کا انتظام کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور حضور کو ماننے کی ضرورت اور اہمیت لوگوں پر واضح کی جاتی ہے اس سلسلہ میں حضرت مسیح ناصری کے متعلق احمدیہ جماعت کے عقیدہ کو بھی پیش کیا جاتا ہے۔ لیکچر کے اختتام پر حاضرین کو سوالات کی عام اجازت ہوتی ہے۔ سوال و جواب کے وقت مسلمانوں کی طرف سے عام طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی نشانیاں اور حضور کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے متعلق زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جاتا ہے یا کبھی کبھار عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ بھی زیر بحث آ جاتا ہے اور عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور عیسائیت قرآن اور بائیبل اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم کا مقابلہ کرنے کے متعلق مطالبہ کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات کوشش کرتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کا ابن اللہ ہونا اور بائیبل کا خدا کا کلام غیر محرف و مبدل ہونا ثابت کریں مگر خدا کے فضل سے احمدیت کے دلائل کے سامنے یہ لوگ قطعاً نہیں ٹھہر سکتے۔ اور حاضرین کو تقریباً ہمیشہ ہی اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ احمدیت کے پیش کردہ دلائل زیادہ قوی ہیں۔

ایک لیکچر کے بعد کسی قدر شورش پیدا ہوئی لیکن جلد ہی معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ اور ذمہ وار غیر احمدی اصحاب معذرت کرتے رہے کہ یہ لوگ بہت غرض والے ہیں۔ ان کی اس غیر ذمہ وارانہ حرکت کو نظر انداز کیا جائے۔

### تبلیغی خطوط

اس عرصہ میں اماڈے کالج اووو (Imade College, Owo) کے ایک طالبعلم مسٹر روڈ گبو کو ایک تبلیغی خط لکھا گیا۔ اور پمفلٹ بھیجا گیا۔ اس تبلیغی خط کے لکھنے کا باعث ان کا ایک خط تھا جس میں انہوں نے چند استفسارات کئے تھے۔ ہم جو "پیغام احمدیت سیریز" شائع کر رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے وہ اچھے نتائج پیدا کر رہی ہے۔ کئی ایسے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ جن کا باعث ہمارے اس سیریز کے ماتحت شائع شدہ پمفلٹ ہوتے ہیں۔

### دورے

Otta کی جماعت جو ہماری مخلص ترین جماعتوں میں سے ہے۔ لیگوس سے بائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس جماعت میں گیا۔ لیکن بعض دیگر ضروری امور کے پیش نظر وہاں زیادہ قیام نہ کر سکا۔ جلدی ہی واپس آنا پڑا۔

وہاں کے مختصر قیام میں لیگوس میں مجوزہ سکول کے لئے چندہ کی اپیل کی اور خدا کے فضل سے امید سے بڑھ کر چندہ وصول ہو گیا۔ بڑوں کے علاوہ تقریباً تمام بچوں نے بھی اس چندہ میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے اخلاص کو بلند کیا ہے اور ان کو بہت زیادہ اخلاص عطا کرے۔

اس جماعت کے ذکر کے سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یہاں کے دوست اپنے ہاتھوں سے ایک مسجد تیار کر رہے ہیں۔ مسجد خدا کے فضل سے اچھی شاندار ہے لیکن ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ احباب اس جماعت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد یہ مسجد مکمل کرنے کی توفیق دے۔

Oya شہر جو لیگوس سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے وہاں ایک مسلم کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے گیا۔ اس کانفرنس میں مختلف علاقوں کے امام وغیرہ شامل ہوئے تھے۔ چنانچہ میری شمولیت سے ان تمام لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچ گیا اور کانفرنس میں میری تقریر سے خدا کے فضل سے ان لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ کانفرنس میں اجلاس کے بعد اور دیگر مواقع پر شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔

اس کانفرنس کی صدارت اویو کے مسلم حکمران نے کی۔ اور چونکہ صرف خاکسار ہی اس حکمران کے گھر میں مہمان ٹھہرا تھا (باقی لوگوں کے لئے الگ انتظام تھا) اس لئے بھی لوگوں کی نظر ہم پر زیادہ تھیں (خاکسار کے علاوہ لیگوس مشن کے دو اور اصحاب بھی تھے) اور لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ اور ادب سے سنا۔

اس کانفرنس کی روئداد اخبار میں شائع ہونے پر بھی احمدیت کے تذکرہ کا ایک موقع پیدا ہو گیا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں دیگر امور کے علاوہ اس بات کی طرف بھی مسلمانوں کی توجہ مبذول کرائی کہ ان کو بغیر مزید تاخیر کے اپنا اخبار جاری کرنا چاہیئے تا وہ اپنی آواز کو لوگوں تک بآسانی پہنچا سکیں۔ چنانچہ چند روز ہوئے اس کانفرنس کے سیکرٹری صاحب گھر پر ملنے آئے تھے تو کہنے لگے کہ وہ اس تجویز کے پیش نظر عنقریب ہی اخبار جاری کرنے والے ہیں اور کہ وہ کانفرنس کے ایام سے لے کر اب تک اخبار کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں ہی مصروف رہے ہیں۔

### اسلام اور تعدد ازدواج

ایک سوسائٹی "مسلم ریڈنگ سرکل" کے زیر انتظام "اسلام اور تعدد ازدواج" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ عیسائی اور مسلمان حاضرین کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ لیکچر کے اختتام پر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اکثر سوالات عورتوں کی طرف سے پیش ہوئے جس میں انہوں نے زیادہ تر اس بات کا اظہار کیا کہ عورت طبعی طور پر اپنے خاوند کی دوسری بیوی سے حسد کرے گی۔ اس سوال اور دیگر سوالات کا خدا کے فضل سے مناسب جواب دیا گیا۔ اور بعض سوال کرنے والوں نے جواب سن کر اس بات کا اقرار کیا کہ اسلام کی تعلیم کے پیش نظر تعدد ازدواج پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

## ایک صاحب کا قبول احمدیت

اگرچہ اس عرصہ میں متعدد اشخاص نے بیعت کی لیکن ایک صاحب کا واقعہ قابل ذکر ہے اور وہ کہ ان کے گاؤں میں ایک احمدی کا گذر ہؤا تو اس احمدی نے وہاں کے لوگوں کے سامنے احمدیت کا پیغام پیش کیا۔ پیغام سن کر ان صاحب (ان کا نام مسٹر مالک ہے) کو خیال پیدا ہؤا کہ جب سفید آدمی (ہندوستانی مبلغ) کا اس شخص نے ذکر کیا ہے، اس کے پاس جاکر احمدیت کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنی چاہئے۔ چنانچہ اس ارادہ سے مسٹر مالک اپنے گاؤں سے لیگوس کے لئے روانہ ہو پڑے۔ راستے میں ایک دو روز ابادان میں قیام کرنے پر معلوم ہؤا کہ ابادان میں بھی چند ایک احمدی ہیں۔ یہ ان کے پاس گئے اور ان سے ہندوستانی مبلغ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں کر کے مسٹر مالک کو بتانا چاہا کہ اگرچہ وہ پہلے ہندوستانی مبلغ کے ساتھ تھے لیکن اب انہوں نے علیحدہ جماعت قائم کر لی ہوئی ہے۔ (یہ لوگ مخالفین خلافت کی ایک شاخ ہیں) اور کوشش کی کہ مسٹر مالک وہیں رہ جائیں۔ لیکن مسٹر مالک نے کہا کہ انہوں نے سنا ہے کہ احمدیت کا پیغام ہندوستان سے آیا ہے اور کہ ہندوستانی مبلغ یہاں موجود ہیں۔ اس لئے وہ ہندوستانی مبلغ سے ملنے کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ وہ اگلے ہی روز ابادان سے لیگوس پہنچ گئے۔ اور احمدیت کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کے بعد بیعت کر لی۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

## گولڈ کوسٹ کے احمدی حجاج کی مکہ سے آمد

گولڈ کوسٹ مشن کے چند احمدی مرد اور عورتیں جو گذشتہ سے پیوستہ سال اپنے ملک سے حج کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکہ مکرمہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے چند روز کے لئے لیگوس میں ٹھہرے۔

یہ اصحاب دو پارٹیوں کی صورت میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد یہاں پہنچے اور مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ پہلی پارٹی کے اعزاز میں استقبالیہ جلسہ کیا گیا اور ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔ اس جلسہ میں حاجی صاحبان نے قیام مکہ کے دلچسپ حالات سے حاضرین کو خوش وقت کیا۔ دوسری پارٹی کی جلد روانگی کے باعث یہ تقریب دوبارہ عمل میں نہ لائی جاسکی۔

## خاص ملاقاتیں

نائیجیریا کے مختلف علاقوں کے چار حکمرانوں سے لیگوس میں ملاقات کا موقعہ ملا۔ ان میں سے جو حکمران مسلمان ہیں اور جو تھے عامل [illegible] کے حکمران ہیں اور [illegible]

عیسائی ہیں ان سے پہلے کئی دفعہ ملاقات ہو چکی ہے۔ لیکن یہ صاحب سالہا سال کے بعد لیگوس آئے تھے ان کو تحفہ بھی دیا گیا۔ باقی تین حکمران امیر آف کانو، امیر آف ابوجا (ان سے بھی دو دفعہ ملاقات ہو چکی ہے) اور امیر آف بیدا ہیں۔ امیر صاحب آف ابوجا کو اس ملاقات سے چند ہی روز قبل احمدیت کے متعلق بعض کتابیں بھجی گئی تھیں۔ ان کے یہاں آنے پہ ان کو بعض اور کتابیں بھی دی گئیں۔

ان کے علاوہ بعض اور اہم اشخاص جن سے ملاقات ہوئی ان میں سے ایک آنریبل ہلم تافاوا بالیوا ہیں (یہ صاحب احمدیت کے بہت مداح ہیں بلکہ خیالات کے لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ نیم احمدی ہیں۔ یہی صاحب ہیں جنہوں نے انگلینڈ میں کہا تھا کہ "احمدیت وہ اسلام ہے جس سے میں اپنی زندگی کے لئے حقیقی رہنمائی حاصل کرتا ہوں"

## مشن ہاؤس میں ملاقات

مشن ہاؤس میں آکر ملاقات کرنے والوں میں سے ایک صاحب مسٹر داؤد جو مخالفین خلافت کے ایک سرکردہ ممبر ہیں قابل ذکر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے متعلق ذکر ہوتا رہا۔ چنانچہ مسٹر داؤد نے کہا کہ وہ اور ان کی جماعت ہرگز اس بات کی قائل نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہ تھے۔ اس کے بعد انہوں نے خلافت کے متعلق بعض استفسارات کئے۔ زبانی جوابات کے علاوہ انکو Truth About The Split کے بعض حصص پڑھ کر سنائے گئے۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ آخر ان کا کیا قصور ہے۔ جب ان کو صحیح حالات ہی بتائے نہیں جاتے تو وہ کیا کریں۔ چاہئے کہ آپ لوگ اپنے لٹریچر کو زیادہ عام کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالےٰ نے مسٹر داؤد اور ان کے رفقاء کی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی فرمائے۔ آمین

اس مختصر سی رپورٹ کے پیش کرنے کے بعد احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

---

## درخواست دعاء

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ تقریباً سات ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر دردِ دل سے دعا فرمائیں

خاکسار عبدالمنان راشدی نیو ہندوستان بینک بلڈنگ شہر سیالکوٹ

ذخیرہ اندوزی سے
چوہے اور کیڑے ہی
فائدہ اٹھاتے ہیں
غلے کو
منڈی میں لاکر
اپنا سرمایہ بچائیے
Hafeez
I.P.S

## الحاج خواجہ ناظم الدین کی تقریر

(بقیہ) مجھے امید ہے کہ لوگوں کے نمائندے اپنی مقامی جماعتوں میں اپنے انتخابی حلقوں کی فلاح و بہبود کے لئے جلد کام شروع کر دینگے۔

آپ نے ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں خوش ہوں کہ بلوچستان کی تمام ریاستیں پاکستان میں شریک ہو گئی ہیں۔ پاکستان میں ان کی شمولیت نہ صرف ریاستوں کے باشندوں کی خواہشات کے مطابق ہے بلکہ خود ریاستوں کے لئے بھی سود مند ہے۔ موجودہ دنیا میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں الگ تھلگ زندہ نہیں رہ سکتیں جنعتی ترقی کے سلسلے میں دس اسکیموں کو منظور کیا جا چکا ہے اور پانچ اسکیموں کے لئے ڈویلپمنٹ بورڈ (Development Board) نے منظوری دیدی ہے۔ ان اسکیموں پر سات سال کے عرصہ میں تقریباً ۲۸۲ و ۵۴ و ۷۵ روپیہ صرف ہوگا۔ ان اسکیموں پر ۱۹۴۸-۴۹ء کے دوران میں تقریباً ۲۴ لاکھ روپے صرف کئے گئے۔

تعلیمی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے فرمایا۔ بلوچستان اور صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں کی تعلیمی ترقی کے لئے حکومت نے موجودہ سال کے بجٹ میں ۵ لاکھ روپیہ کا انتظام کیا تھا۔ اور ایک اسکیم منظور کی ہے۔ جس میں ناخواندگی کے قلع قمع اور پرائمری اسکولوں کا جال بچھانے کے کام کو انتہائی ترجیح دی گئی ہے۔

(آگے کالم ۴ پر)

## ایک اور دو روپیہ کے نئے نوٹ یکم مارچ سے چلنے شروع ہو جائینگے

کراچی ۲۶ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے ایک روپیہ والے نوٹ اور ایک کے دو روپیہ والے نوٹ یکم مارچ سے سارے ملک میں چلنے شروع ہو جائینگے یہ نوٹ لندن کی مشہور نوٹ اور ڈاک کے ٹکٹ چھاپنے والی کمپنی میسرز بار سری ڈیکلنس اینڈ کمپنی نے لیتھو گرافک طریقہ پر چھاپے ہیں۔ دہلی کے فنکار محمد یوسف نے ٹکسالی نمونے پر اردو میں حکاکی کی ہے۔ مسٹر یوسف ان کاتبوں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو گذشتہ تین صدیوں سے دہلی میں کتابت کر رہا ہے۔ ایک روپیہ والا نوٹ ہرا ہے اور اس پر درمیان میں نارنجی اور اودی دھاریاں ہیں۔ اس نوٹ پر وسطی اور دائیں گوشے میں لاہور کے قلعہ کے ایک فصیل دریچہ کا فوٹو بنا ہوا ہے۔ جس کے چاروں طرف پھول بنے ہوئے ہیں پاکستانی ہلال اس کا واٹر مارک ہیں ہے نوٹ چار انچ لمبا اور ڈھائی انچ چوڑا ہے۔

دو روپیہ والا نوٹ بھورے رنگ کا ہے اس پر ہرے اودے اور نیلے رنگ میں پھول بنے ہوئے ہیں۔ وسطی اور دائیں گوشے میں لاہور کی شاہی مسجد کا فوٹو ہے۔ وسط کے اوپر اور نیچے عبارت لکھی ہوئی ہے۔ اس نوٹ کے چاروں گوشوں میں اور چاروں طرف بورڈر پر بیلیں بنی ہوئی ہیں۔ اس نوٹ کی لمبائی چوڑائی ۴ انچ اور ۲ انچ ہے۔ (اسٹار)

## پاکستان میں ٹیلی فون کی صنعت

کراچی ۲۶ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے قیام کے سال اول میں کراچی کے ٹیلیفونوں کی تعداد دوگنی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ یہ تعداد باوجود اس امر کہ آلات نہیں ملتے بڑھ گئی ہے۔

اسوقت کراچی میں پانچ ہزار ٹیلی فون ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان شہر میں دس ہزار ٹیلی فون لگانے کی پانچ سالہ اسکیم تیار کر رہی ہے حکومت پاکستان کی وزارت مواصلات پاکستان میں ٹیلی فون سازی کی صنعت قائم کرنے کے سوال پر بھی غور کر رہی ہے (اسٹار)

## دولت مشترکہ کی کانفرنس برما کے مسئلہ پر غور کریگی

لندن ۲۶ر فروری۔ وائٹ ہال اور غالباً پاکستان ہندوستان۔ لنکا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے بھی نظریہ کے مطابق برما میں اسوقت تک امن و امان قائم نہیں ہو سکتا جبتک برمی حکومت کو کافی امداد

## کینیا میں سول ملازمین پر پابندی

نیروبی ۲۶ر فروری۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کینیا میں تمام شہری ملازمین کو کسی سیاسی انجمن کا ممبر نہیں ہونا چاہیئے اس فیصلہ کا مشرقی افریقہ کے بہت سے ہندوستانی اور پاکستانی باشندوں پر اثر پڑے گا۔ اگر وہ کسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ تو انہیں تین ماہ کے اندر اندر اس سے اپنا تعلق منقطع کر لینے پر مجبور کیا جائے گا۔

ایک سرکلر میں حکومت نے بیان کیا ہے کہ سول ملازمین کو ذاتی طور پر سیاسی نظریات رکھنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن ان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ سیاسی اختلافات میں کھلے طور پر حصہ لیں۔ نامزدگی کے کاغذات پر دستخط کریں یا کھلے طور پر کسی سیاسی امیدوار کی حمایت کریں یہ پالیسی یورپی سول ملازمین پر کئی سال سے عائد ہے اور اب تمام باشندوں پر اس کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

(از کالم اول) چنانچہ ۳۰ تعلیمی مراکز اور ۱۴ پرائمری اسکول قائم کر کے نیز ایک پرائمری اسکول کو مڈل اسکول اور ایک مڈل اسکول کو ہائی اسکول تک بڑھا کر اس اسکیم کو جاری کر دیا گیا ہے چنانچہ جہاں پچھلے سال ۹۴ پرائمری اسکول ۸ مڈل اسکول اور ۵ ہائی اسکول تھے۔ وہاں بلوچستان میں اس سال بالغوں کے لئے ۳۰ تعلیمی مرکز ۱۳۳ پرائمری اسکول ۹ مڈل اسکول اور ۶ ہائی اسکول ہیں۔ اس کے علاوہ سنڈیمان ہائی سیکنڈری اسکول کوئٹہ کو ڈگری کالج کے درجہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ آئندہ سال ۴۰ زائد پرائمری اسکول اور کوئٹہ میں ایک زنانہ مڈل سکول کھولنے کا بندوبست کر دیا گیا ہے تعلیم میں صنعت و حرفت کا رجحان پیدا کرنے کے لئے اسکولوں میں انکی صنعت کی ٹریننگ کی سہولتیں بھی مہیا کر دی گئی ہیں۔

آخر میں آپ نے متنبہ کیا۔ کہ اس نئے آئینی تجربہ کی کامیابی کا انحصار جسے ہم بلوچستان میں آزمانا چاہتے ہیں۔ اس بے لوث کام پر ہوگا۔ جو بلوچستان کونسل میں مختلف مفادات کے نمائندے پیش کریں گے۔

نہ حاصل ہو۔ بلاشبہ برطانیہ عظمیٰ نے پہلے ہی سامان فراہم کیا ہے۔ اور وہ برمی حکومت کے لئے اسلحہ اور سٹور فراہم کر رہا ہے۔ جس کے لئے رنگون کی حکومت نے سرکاری طور پر شکریہ کا اظہار کیا ہے لیکن اب یہ محسوس کیا جا

## گلیلی کے پناہ گزینوں کا نوٹ

دمشق ۲۶ر فروری۔ گلیلی کے جو پناہ گزین اس وقت شام اور لبنان میں آباد ہیں۔ ان کے ایک عظیم اجتماع میں اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن سے یہ مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ گلیلی کا علاقہ عربوں کے قبضہ میں رہنا چاہیئے چنانچہ پناہ گزینوں نے ایک نوٹ تیار کیا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گلیلی کے علاقہ ۹۷ فی صدی آبادی ہے اور وہاں کی ۹۵ فی صد پر عربوں کا قبضہ ہے۔ (اسٹار)

## سامان آسائش پر ٹیکس

قاہرہ ۲۶ر فروری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ مصر کی وزارت امور مالیات سامان آسائش کی خرید اری پر ایک ٹیکس لگا دینے کے امکان پر غور کر رہی ہے (اسٹار)

## برطانیہ اور ارجنٹائنا میں مذاکرات

بیونس آئرز ۲۶ر فروری۔ اگرچہ سرکاری طور پر کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور ارجنٹائنا کے تجارتی وفود کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔

مذاکرات کا عام رجحان طویل عرصہ کے لئے ایک معاہدہ کرنا ہے۔ (اسٹار)

## عارضی صلح کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عربوں نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے

### اس سے فلسطین کے سیاسی مستقبل پر کوئی اثر نہیں پڑتا

لندن ۲۶ر فروری:۔ مصر اور حکومت اسرائیل کے درمیان عارضی صلح کے معاہدے پر یہاں کے اخبارات جو تبصرہ کر رہے ہیں۔ اس میں مصر کے اعلیٰ سیاسی تدبر کو بہت سراہا جا رہا ہے۔ نیز عبد الہادی پاشا وزیر اعظم مصر کے اس بیان کی بھی پُرزور الفاظ میں تائید کی گئی ہے کہ اس عارضی صلح کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے اور اس سے فلسطین کے سیاسی مستقبل پر کوئی اثر نہیں پڑتا

اخبار ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ عارضی صلح کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ عربوں نے یہودی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے یا وہ آئندہ اسے تسلیم کر لینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ یہ صلح محض عارضی ہے۔ اور اس کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ یہ جانچا جائے۔ کہ یہودی اپنے وعدوں میں کہاں تک سچے ہیں۔ اور کہاں تک وہ اس آخری عارضی سمجھوتہ کو نبھاتے ہیں۔ مصر کے بعد یہودیوں سے گفت و شنید کے سلسلے میں مشرق اردن کی آمادگی پر رائے زنی کرتے ہوئے اخبار مذکور رقمطراز ہے۔ کہ اب عربوں اور یہودیوں کے درمیان اچھے تعلقات استوار ہو جانے کی امید کی جا سکتی ہے۔ نیز اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ جلد سے جلد یہودی حکومت کی حدود مقرر کی جائیں اور ان کی وسعت پسندی کو روکا جائے۔ تا مشرق وسطیٰ میں امن قائم ہو جائے۔ اور عرب ممالک جمہوری قوموں کی ... میں ... ۵ اہم کردار ادا کر سکیں جس ... کر رہا ہے۔ (اسٹار)

## پاکستان دل سے امن کا خواہاں ہے

لندن ۲۶ر فروری:۔ وہ مکتی فوج کے مشہور لیڈر جنرل اورس بورن نے ایک پیغام میں اپنے تین ماہ کے دورہ پاکستان ہندوستان کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر قوم کے رہنما اپنی عظیم جہد اور اپنے الجھے ہوئے مسائل کا مضبوط ارادے اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور ان کی یہ سب سے بڑی خواہش ہے کہ تمام اقوام امن اور خیر سگالی کے ساتھ دنیا میں رہیں

میں نے جو کچھ دیکھا اور جیسا کہ مجھے ذمہ دار شخصیتوں نے یقین دلایا اس سے میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں۔ کہ ان ممالک میں مکتی فوج کی خدمات کا آئندہ بھی خیر مقدم کیا جائے گا۔

بیروت ۲۵ر فروری لبنان کی بیماریوں کی بین الاقوامی کانفرنس میں لبنان بھی شرکت کریگا یہ کانفرنس وسط جولائی میں ہو رہی (اسٹار)